شمالی امریکہ کی سمت قبلہ تحقیق کے آئینے میں

(قسط اول)

انسان کی تخلیق کا اصل مقصد عبادت الٰہی ہے۔اور یہ واضح حقیقت ہے کہ تمام عبادتوں میں سب سے اہم نماز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے شرائط، فرائض واجبات اور سنن ومستحبات دوسری عبادتوں کی بہ نسبت زیادہ ہیں۔ظاہر ہے کہ کوئی بھی شخص فریضۂ نماز سے پورے طور پر اسی وقت عہدہ برآ ہوسکتا ہے جب وہ ان شرائط اور دیگر امور سے واقف بھی ہو۔اوران پرعمل پیرا ہوکر نماز بھی ادا کرتا ہو۔بصورت دیگر،اس کی نماز صحیح یا کامل نہیں ہوسکتی۔

نماز میں دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ،سمت قبلہ کا مسئلہ بھی شرط کی حیثیت سے شامل ہے۔ شریعت طاہرہ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کو شرط قرار دیا ہے۔جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ بلا عذر شرعی اور استثنائی صورتوں کے اگر کوئی نمازی غیر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی، باطل محض ہوگی۔

قرآن کریم میں کعبہ (مسجد حرام) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم متعدد جگہوں میں مذکورہ ہے،ارشاد ہے:

قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلة ترضھا فول وجھک شطر المسجد الحرام.

تمہارا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں۔تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔

(۲)وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ.

(۳) ومن حیث خرجت فول وجھک شطر المسجد الحرام.

اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔ اور جہاں سے آو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو۔

کتاب اللہ کے علاوہ سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے بھی یہی ثابت ہے یہی وجہ ہے کہ تمام مکاتب فقہ کے ائمہ وعلماء نماز میں استقبال کے شرط ہونے پر متفق ہیں۔ نماز کے علاوہ تدفین میت اور پیشاب پاخانہ جیسے بہت سے امور میں سمت قبلہ کی معرفت کی ضرورت پڑتی ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ جہاں کعبۂ معظمہ مرئی ومشاہد ہو، یا کعبہ تو آڑ میں ہو مگر عین کعبہ کی خاص سمت کی تحقیق ممکن ہو ایسے خطے کے مسلمانوں پر عین کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا فرض ہے۔ جہت کعبہ کی طرف رخ کرنا کافی نہیں۔ یونہی ممنوعہ امور میں عین کعبہ کی طرف استقبال یا استدبار ممنوع ہے لیکن جن خطوں اور ملکوں میں خانہ کعبہ مرئی ومشاہد نہیں اور عین کعبہ کی سمت خاص، کی تحقیق بھی ناممکن ہو وہاں جہت کعبہ کی طرف رخ کرنا کافی ہے۔ وہاں کے لوگ عین کعبہ۔ کی طرف رخ کرنے یا ممنوعہ امور میں، عین کعبہ کی طرف استقبال یا استدبار نہ کرنے کے مکلّف نہیں۔ ہدایہ وغیرہا میں ہے من کان بمکۃ ففرضہ اصابۃ عینھا ومن کان غائب ففرضہ اصابۃ جھتھا ھو الصحیح لان التکلیف بحسب الوسع۔

ایسی صورت میں اگر منہ کا کوئی جز کعبہ کی سمت واقع نہ ہو اس طرح کے دائیں یا بائیں ۴۵۔ ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہو تو نماز نہ ہوگی اس صورت میں جہت کعبہ سے خروج ہوگا۔ جس کا مفسد صلوٰۃ ہونا متفق علیہ ہے۔

مذکورہ بالا تفصیلات کے تناظر میں۔ سمت قبلہ۔ کے مسئلہ کی اہمیت کا احساس وادراک کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان اس کی اہمیت کو محسوس کرتے ہیں۔ اور محض اپنے قیاس ووجدان اور ظن وتخمین سے تعیین، سمت قبلہ، کا مسئلہ طے نہیں کرتے بلکہ قبلہ کی تعیین وتحدید کا خاص اہتمام فرماتے ہیں اور اس تعلق سے یقین تک پہنچنے کے ممکنہ ذرائع بھی استعمال کرتے ہیں۔

اس مسئلہ کی اہمیت ہی کے پیش نظر علم ہیئت کے ماہرین نے فن ہیئت کی کتابوں میں ایک

خاص بات، سمت قبلہ سے متعلق وضع کیا۔ اور علم ریاضی کی روشنی میں اس کے لئے متعدد ٹھوس اصول اور ضابطے بیان کئے ہیں۔ لیکن یہ ایک افسوسناک بات ہے کہ فن ہیئت جس کے متعلق امام غزالی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے من لم یعرف الھیئۃ والتصریح فھو عنین فی معرفۃ اللہ۔ (فن ہیئت کا نہ جاننے والا اللہ تعالیٰ کی معرفت میں نامرد ہوتا ہے)

ایک عظیم وجلیل فن ہونے کے باوجود آج تعلیمی اداروں اور دانش گاہوں میں کوئی زیادہ قابل اعتناء نہیں سمجھا جاتا۔ جس کا اندازہ ماہرین ہیئت کی تعداد سے لگایا جاسکتا ہے۔ علماء ہیئت کی کمیابی کی بناء پر یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ آج یہ فن شخصی ہوکر رہ گیا ہے۔

ماضی قریب میں ایک عبقری شخصیت مجدد اعظم امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس فن کو جلاء بخشی اور اپنی تحریروں کے علاوہ اپنے تلامذہ میں متعدد با کمال ماہرین ہیئت پیدا کئے۔ جن میں ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ والرضوان کا نام سرفہرست آتا ہے۔ ملک العلماء علیہ الرحمہ سے اکتساب فیض کرنے والوں میں ایک اہم شخصیت خواجۂ علم وفن علامہ خواجہ مظفر حسین پورنوی کی بھی ہے۔ یہ حضرت ملک العلماء کے خرمن علم وفن کی خوشہ چینی کا نتیجہ ہے کہ موصوف علم ہیئت، توقیت، تکسیر، مناظر، مرایا جیسے فرسودہ علوم وفنون کے ماہر کی حیثیت سے معروف ہیں۔

یہ چند مہینے پیشتر کی بات ہے جب میں دارالعلوم نور الحق چرہ محمد پور، حاضر ہوا تھا۔ خواجۂ علم وفن سے علمی اکتساب واستفادہ کے ساتھ ساتھ مختلف علمی مباحثے بھی ہوئے جس میں امریکہ شمالیہ کے شہر ہاسٹن (Houstun) اور وینی پگ (winni peg) کی سمت قبلہ کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا جس کے متعلق فخر وطن حضرت مولانا قمر الحسن صاحب بستوی نے استفتار کی شکل میں ایک خط اور مسئلہ دائرہ سے متعلق علماء کے شائع شدہ فتاویٰ کا مجموعہ بھی حضرت خواجہ صاحب کے پاس بھیجا تھا۔ موصوف نے صورت مسئولہ کا اجمالی مگر تحقیقی جواب رقم فرما کر امریکہ روانہ فرمادیا تھا۔ نوعیت مسئلہ کی نزاکت اور اس جواب کے دیگر جوابات سے مختلف ہونے کی بنا پر مناسب تھا کہ اس کی توضیح وتنقیح کی جائے اور علماء کے شائع شدہ فتاویٰ کے مضمرات کا جائزہ لیا جائے تاکہ سمت قبلہ جیسے اہم مسئلہ سے متعلق صحیح صورت حال منقح ہوکر سامنے آسکے۔ اس توضیح مقالے میں راقم الحروف کا محور کلام چند

بنیادی امور ہیں۔

(۱) شمالی امریکہ کی سمت قبلہ کا معاملہ۔

(۲) جہت قبلہ کی تعیین سے متعلق مفتیان کرام کے شائع شدہ فتاویٰ کی وضاحت اور ان کا تنقیدی جائزہ۔

(۳) علم ریاضی اور علم ہیئت کے مسلمہ ضابطوں نیز عملی وحسی قاعدوں کی روشنی میں صورت مسئولہ کا صحیح وتحقیقی جواب

شمالی امریکہ کی سمت قبلہ کا مسئلہ آج کا کوئی نیا نہیں بلکہ ۱۹۳۷ء سے قبل اور بعد کے ادوار میں بھی یہ مسئلہ مختلف فیہ رہا۔ بعض حضرات نے جہت قبلہ۔ جنوب مشرق اور بعض حضرات نے شمال مشرق بتایا چنانچہ شیخ مفتی احمد محمد تمیم رئیس الادارۃ الدینیہ یوکرین نے اپنے فتوی میں اپنے نقطۂ نظر (جنوب مشرق) کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس اختلاف پر یوں روشنی ڈالی ہے۔

وقد ساءنا ما سمعناہ من ان بعض الجماعات غیرت اتجاہ القبلۃ اعتمادا علیٰ ما وافق اھواء ہم ہداہم اللہ الی الحق والرشاد ولینظر وا مقابر المسلمین القدیمۃ فی امریکا الشمالیۃ التی اقیمت قبل ۱۹۳۸ء

اور ہمیں یہ بات سن کر بہت بری لگی کہ بعض گروہ نے اپنی خواہش کے مطابق جہت قبلہ بدل ڈالی ہے اللہ عزوجل انہیں حق اور صحیح راستہ کی ہدایت فرمائے ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ۱۹۳۷ء سے قبل بنی ہوئی شمالی امریکہ میں مسلمانوں کی پرانی قبروں کا مشاہدہ کریں۔

مختلف ادوار میں رائیں مختلف رہیں۔ ماضی قریب میں امریکہ میں مقیم حساس مسلمانوں نے سمت قبلہ کی صحیح صورت حال سے واقفیت کے لئے بڑی تگ ودو کی دنیا کے مختلف دینی اداروں اور دانش گاہوں سے رابطے بھی قائم کئے۔ ارباب افتاء اور اصحاب علم ونظر نے اپنی اپنی معلومات کے آئینے میں جہت قبلہ کی صورت متعین فرمائی۔ اس وقت لبنان کے سنی دینی ادارہ جمعیۃ المشاریع الخیریۃ الاسلامیہ کی طرف سے شائع شدہ فتاوی کا مجموعہ فقیر راقم الحروف کے پیش نظر ہے۔ اس ادارہ کی امریکہ شاخ فیلاڈلفیا کے آرگنائزر شیخ ریاض الناشف اور شیخ سمیر القاضی نے دنیا کے مختلف دارالافتاء سے رجوع کر کے یہ فتاویٰ شائع کئے ہیں۔ جس میں مصر یوکرین انڈیا، داغستان اور لبنان

کے مفتیان کرام کے فتاویٰ شامل ہیں۔

انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ آئندہ سطور میں ہم ان فتاویٰ کا اجمالی خاکہ پیش کرنے کے بعد ان کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے صحیح موقف کی وضاحت کریں گے۔ اس مجموعہ میں جتنے مفتیان کرام کے فتاویٰ درج کئے گئے ہیں ان تمام حضرات کے نزدیک شمالی امریکہ کی سمت قبلہ جنوب مشرق متعین ہے۔ جس کی قدرے تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

شیخ عبدالفتاح حسین رئیس جامعۃ الازہر نے اپنے مختصر فتویٰ میں شمالی امریکہ کی جہت قبلہ جنوب مشرق بتایا ہے۔

شیخ عطیہ صقر صدر شعبۂ افتاء جامع ازہر مصر نے بھی شمالی امریکہ اور کینیڈا کی سمت قبلہ جنوب مشرق بتایا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ شمالی امریکہ مکۂ مکرمہ سے ربع شمال مغرب میں واقع ہے چنانچہ وہ رقم فرماتے ہیں:

ان اتجاه القبلة بالنسبة لاهل الولايات المتحدة الامريكية وكندا هو الجنوب الشرقي وذالك لان امريكا الشمالية واقعة فى الربع الشمالى الغربى بالنسبة لمكة ومن توجه الى الشمال الشرقي فاتجاهه غير صحيح وصلاته كذالك.

شمالی امریکہ اور کینیڈا کے باشندوں کی جہت قبلہ جانب مشرق ہے کیونکہ شمالی امریکہ مکہ سے ربع شمال مغرب میں واقع ہے۔ لہٰذا جو لوگ شمال مشرق کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے تو ان کی نہ تو جہت قبلہ درست ہوگی اور نہ نماز صحیح ہوگی۔

شیخ نزار رشید جلی رئیس جمعیۃ المشاریع الخیریۃ الاسلامیہ بیروت لبنان کا نقطۂ نظر بھی یہی ہے کہ شمالی امریکہ مکہ مکرمہ سے ربع شمال مغرب میں واقع ہے لہٰذا شمالی امریکہ میں نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جنوب مشرق کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں شمال مشرق کی طرف رخ کرنے سے نماز نہ ہوگی۔

ان امريكا الشمالية تقع بالنسبة لمكة فى الربع الشمالى الغربي من الارض۔ فلا بد للمصلى فى امريكا

الشمالیۃ اذن من التوجہ فی صلاتہ الی الجنوب الشرقی فان توجہ الی الشمال الشرقی فصلاتہ غیر صحیحۃ قطعاً۔

شیخ نبیل ابن شیخ محمد شریف الحسینی الازہری الشافعی رئیس جمعیۃ سادۃ الاشراف لبنان نے بھی یہی بات کی ہے۔

شیخ الازہر محمد یوسف عقیقی نے کتاب وسنت اور اجماع امت سے نماز میں استقبال قبلہ کے شرط ہونے کو بیان کرنے کے بعد یہی فرمایا ہے کہ شمالی امریکہ کا خط قبلہ جنوب مشرق کی طرف ہے فقیہ شالنی ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن محمد بن یوسف عبدری ہروی لبنان نے بھی شمالی امریکہ کی سمت قبلہ جنوب مشرق بتایا ہے۔ انہوں نے اپنے فتویٰ میں تمام مکاتب فقہ کا یہ اجماعی مسئلہ نقل فرمایا ہے۔

ان الدلیل علی مسئلۃ القبلۃ فی امریکا ہو اجماع اہل الاسلام علی ان اہل المشرق یتوجہون الی المغرب واہل المغرب یتوجہون الی المشرق واہل الشمال یتوجہون الی الجنوب واہل الجنوب یتوجہون الی الشمال۔

شمالی امریکہ کی سمت قبلہ پر دلیل اہل اسلام کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے پورب بسنے والے لوگ پچھم کی جانب اور پچھم والے پورب کی طرف اتر والے دکھن کی جانب اور دکھن والے اتر کی جہت رخ کر کے نماز ادا کریں گے۔

پھر استدلال فرماتے ہیں کہ امریکہ شمالیہ جب شمال میں واقع ہے تو وہاں والوں کا قبلہ شمال مشرق ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ مذکورہ بالا اجماعی مسئلہ کے پیش نظر ان لوگوں کا قبلہ جنوب مشرق ہوگا۔

بعض دیگر حضرات نے بھی شمالی امریکہ کی سمت قبلہ جنوب مشرق ماننے والوں کی تصدیق وتائید کی ہے۔ ان الفتیا الصادرۃ من الازہر الشریف ہی الصواب۔

دلائل کا خلاصہ:

مذکورۃ الصدر مفتیان کرام کے فتاویٰ میں مذکورہ دلائل کا جو تعارف ہم نے سطور بالا میں کیا ہے، ان سب کو اگر سمیٹا جائے تو مجموعی طور پر یہ دلیل سامنے آتی ہے کہ چونکہ شمالی امریکہ کا شہر ہوسٹن اور دینی پیک خانۂ کعبہ سے ربع شمال مغرب میں واقع ہے اور اجماعی مسئلہ ہے کہ شمال والوں کا قبلہ جنوب (دکھن) کی جانب ہوتا ہے۔ اور مغرب والوں کا مشرق کی جانب۔ لہٰذا ثابت کہ شمالی امریکہ کا

قبلہ جنوب مشرق ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مسئلہ دائرہ میں جہت قبلہ کی تعیین وتحدید بہت ہی مشکل کام ہے۔ مذکورۂ الصدر ارباب افتاء اور اصحاب فکر ونظر کے دعویٰ اور دلیلوں سے عدم اتفاق کے باوجود مسئلہ دائرہ کی اہمیت ونزاکت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آج کہ اس ترقی یافتہ دور میں جب کہ سمت قبلہ معلوم کرنے کے مختلف آلات ووسائل معرض وجود میں آچکے ہیں۔ بالخصوص امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں مگر یہ مسئلہ اتنا معرکتہ الاراء ہے کہ ارباب فتاویٰ اصحاب فکر ونظر اور ماہرین ریاضیات کے درمیان بنیادی اختلافات کے حیثیت اختیار کرگیا ہے۔ علاوہ ازیں قبلہ بتانے والے بعض آلات COMPASS سے جنوب مشرق کا پتہ چلتا ہے اور بعض قبلہ نما COMPASS سے شمال مشرق کا۔

مذکورۃ الصدر دلائل کے تجزیہ سے قبل یہ وضاحت ضروری ہے کہ امریکہ اور کنیڈا پورا ملک ہے جس میں متعدد مقامات ہیں۔ ہر مقام کے اعتبار سے انحراف کی قدر الگ الگ ہوگی تاہم جن حضرات کے نزدیک جہت قبلہ جنوب مشرق ہے ان کے نزدیک شمال امریکہ کے تمام شہروں میں جنوب مشرق کی جہت مشترک ہوگی انحراف کی قدر جو بھی ہو۔ یونہی جن حضرات کے نزدیک وہاں کا قبلہ شمال مشرق ہے ان کے نزدیک مختلف شہروں میں انحراف کی قدر کے اختلاف کے باوجود شمال مشرق کی جہت تمام مقامات میں مشترک ہوگی۔ جنوب مشرق کا قول صحیح نہیں: جن حضرات نے شمالی امریکہ کا قبلہ جنوب مشرق بتایا ہے ان کا قول صحیح نہیں۔ جنوب مشرق کو قبلہ بتانا علم ریاضی وعلم ہیئت کی روشنی میں خصوصاً مجدد اعظم امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کے بیان کردہ اصول کے آئینہ میں غیر قبلہ کو قبلہ کہنا ہے۔ بلکہ جن ممالک شمالیہ کا طول البلد غربی ۵۰ یا اس سے زائد ہے اور عرض البلد شمالی خواہ کچھ بھی ہو، تو وہاں کے قبلہ کی سمت جانب جنوب ممکن ہی نہیں چوں کہ شمالی امریکہ طول البلد غربی ۷۰ سے لے کر ۱۳۰ تک پھیلا ہوا ہے اس لیے یہ ناممکن ہے کہ وہاں کی سمت قبلہ جنوبی ہے۔

کہ آپ کے غلام بھی ایسے محیر العقول کارنامے انجام دیتے ہیں اس مہر درخشاں کی کرنوں میں اتنی تابانی ہے کہ ان کے کارناموں کو دیکھ کر نبی ہونے کا گمان گزرتا ہے حالانہ وہ نبی نہیں ہوتے

بلکہ حبیب پروردگار کے سچے غلام اور امت محمدیہ کے امام ہوتے ہیں۔

مجددین حضرات کو دنیا میں انبیائے کرام کی طرف بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا جاتا ہے تاکہ وہ ہر قسم کے مشکلات کے باوجود شمع ہدایت کو فروزاں رکھ سکیں۔ بے دینی کی خواہ کتنی ہی آندھیاں آئیں جبر واستبداد کے کواہ کتنے ہی جھکڑ چلیں لیکن یہ بزرگ اپنے اپنے عہد میں تائید ایزدی سے پوری پامردی کے س اھ ان کا مقابلہ کرتے ہیں اور چراغ ہدایت کو بجھنے نہیں دیتے۔ اس چراغ کی ضرورت کا ہر سامان فراہم کر کے اس کی تابانی وتابندگی کو اصلی حالت پر لے آتے ہیں۔

چونکہ یہ حضرات عمر بھر انبیائے کرام کی طرح خدمت دین متین کا فریضہ ادا کرتے ہیں اس لئے جب اپنے فرض سے بخیر وخوبی فارغ ہوجاتے ہیں تو عظیم کام پر اعظیم اجرت سے نوازے جاتے ہیں دنیاوی زندگی کا سلسلہ ختم ہوتے ہی رحمت خداوندی کی آغوش میں چلے جاتے ہیں اور خدائے ذوالمنن کی طرف سے اپنے حبیب علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والسلام کے صدقے ہر قسم کے آرام وراحت سے نوازے جاتے ہیں تاریخ وصال کے مذکورہ قرآنی جملے میں بھی ایسے ہی انعامات الٰہیہ کا ذکر ہے۔ جن سے اس کے خاص بندے علیٰ قدر مراتب نوازے جائیں گے۔ مجدد مائۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں اپنی عقیدت کا نذرانہ پیش کرنے کی غرض لیس ہم بھی ان کے لئے بارگاہ خداوندی میں یوں عرض گزار ہیں۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے
حشر میں شان کریمی ناز برداری کرے

(ماہنامہ اشرفیہ جون، جولائی ۱۹۹۷ء)



شمالی امریکہ کی سمت قبلہ تحقیق کے آئینے میں

(قسط دوم)

جنوب مشرق کی جہت کو قبلہ بنانے والے حضرات کی دلیل کا جائزہ

اس میں شبہ نہیں کہ تمام مکاتب فقہ کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ اہل مشرق کا قبلہ مغرب اہل مغرب کا قبلہ مشرق، اہل شمال کا قبلہ جنوب اور اہل جنوب کا قبلہ شمال ہے۔ لیکن شمالی امریکہ کے تعلق سے علم ریاضی وہیئت کے اصولوں کی روشنی میں پہلے یہ طے کرنے کی ضرورت ہے کہ شمالی امریکہ کہا جانے والا خطہ مکہ معظّمہ سے کس سمت واقع ہے؟ اور یہ کہ شہر ہوسٹن (HOUSTON) اور وینی پگ (WINNE PEG) کس جہت میں واقع ہیں؟ چونکہ مکہ معظّمہ شمالی امریکہ اور اس کے شہر ہوسٹن، وینی پیگ وغیرہ سے شمال میں واقع ہے۔ بلفظ دیگر۔ ہوسٹن اور وینی پگ مکہ معظّمہ سے جنوب میں واقع ہے۔ اس لئے وہاں کا قبلہ جانب شمال ہوگا۔ نہ کہ جانب جنوب۔ البتہ نقطۂ شمال کو مدنظر رکھنے کی صورت میں انحراف شمال کی جانب ہوگا جس کی تفصیل آئندہ سطور میں آرہی ہے۔

جہاں تک جہات اربعہ کے سلسلہ میں اجماعی مسئلہ کا تعلق ہے تو مسئلہ دائرہ میں اس سے استدلال ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ دراصل جنوب مشرق کا قول کرنے والے حضرات کو امریکہ کے ساتھ لفظ شمالی نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے اس لئے ان کے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہوگیا کہ جب امریکہ شمال میں واقع ہے یہی وجہ ہے کہ وہ شمالی امریکہ کہلاتا ہے تو لامحالہ قبلہ جانب جنوب ہوگا۔ حالانکہ براعظم امریکہ کو دو حصوں پر منقسم ہونے کی وجہ سے شمالی وجنوبی کہا جاتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جہت اربعہ (شرق، غرب، شمال، جنوب) کے سلسلہ میں بیان کردہ مسئلہ اجماعی ہے۔ مگر اس اجماعی مسئلہ کا تعلق عالمی جہت سے نہیں بلکہ مقامی جہت سے ہے اور امریکہ کا شمالی کہا جانا مقامی

جہت کے اعتبار سے نہیں بلکہ عالمی جہت کے اعتبار سے ہے۔ مقامی جہت کے اعتبار سے تو وہ جنوب ہی میں واقع ہے۔ جس کی قدرے تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ جہات اربعہ کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے۔ (۱) عالمی جہت (۲) مقامی جہت۔

عالمی جہت: خط استوا سے قطب شمالی تک شمالی جہت اور خط استوا سے قطب جنوبی تک جنوب جہت اور گرین وچ سے ۱۸۰ ڈگری پورب شرقی جہت اور ۱۸۰ ڈگری پچھّم غربی جہت کہلاتی ہے۔ عالمی جہت کا دوسرا نام حقیقی جہت ہے۔

مقامی جہت: مقامی جہت کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی جہت کیا ہے؟ جو جہت ان دونوں میں پائی جائے گی وہ مقامی جہت کہلائے گی مثلاً ہندوستان سے مکہ معظمہ جہت مغرب میں واقع ہے اور ہندوستان سے بنگلہ دیش جہت شرق میں واقع ہے۔ شرق و غرب کی یہ جہتیں مقامی جہت کے اعتبار سے ہیں۔ مقامی جہت کا دوسرا نام اضافی جہت ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مقامی جہت بدلتی رہتی ہے۔ لیکن عالمی جہت نہیں بدلتی، یہی وجہ ہے کہ مذکورہ تینوں (مکہ معظمہ، ہندوستان، بنگلہ دیش) مقامات مقامی جہت کے اعتبار سے الگ الگ ہیں۔ مگر یہی تینوں مقامات عالمی جہت کے اعتبار سے صرف شرقی جہت میں واقع ہیں۔ جہات اربعہ کے سلسلے میں اہل اسلام کے اجماعی مسئلہ کا تعلق عالمی جہت سے نہیں بلکہ مقامی جہت سے ہے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ مکہ معظمہ سے جو مقام مشرق میں واقع ہے وہاں والوں کا قبلہ مغرب کی جانب اور مغرب میں بسنے والوں کا قبلہ مشرق کی جانب یونہی۔ اہل شمال کا قبلہ جانب جنوب، اہل جنوب کا قبلہ شمال ہے۔ اور امریکہ کا شمالیہ کہا جانا مقامی جہت (مکہ معظمہ) کے اعتبار سے ہے۔ لہٰذا شمالی امریکہ کا جنوب مشرق کی جہت قبلہ ہونے پر اجماعی مسئلہ سے استدلال درست نہیں۔

علم ہیئت میں سمت قبلہ کے ادراک کے دو طریقے ہیں
(۱) تقریبی (۲) تحقیقی۔

ذیل میں مجدد اعظم امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کے رسالہ کشف العلۃ عن سمت القبلۃ سے ماخوذ ان دس قاعدوں کا اجمالی خاکہ پیش کیا جارہا ہے، جن سے سمت قبلہ کا ادراک تحقیقی طور پر

ہوتا ہے ان قاعدوں سے متعلق مجدد گرامی کا ارشاد ہے۔

''یہ دس قاعدے تمام روئے زمین زیر وبالا، بحر و بر، سہل وجبل، آبادی وجنگل سب کو محیط ہیں۔کہ جس مقام کا عرض وطول معلوم ہو نہایت آسانی سے اس کی سمت قبلہ نکل آئے۔آسانی اتنی کہ ان سے سہل تر بلکہ برابر بھی اصلا کوئی قاعدہ نہیں اور تحقیق ایسی کہ عرض وطول اگر صحیح ہوں اور ان قواعد سے سمت قبلہ نکال کر استقبال کریں، اور پردے اٹھادیئے جائیں تو کعبۂ معظمہ کو خاص روبرو پائیں۔

قاعدوں کا اجمالی خاکہ۔

قاعدہ (۱): اگر فصل طول ۱۸۰ درجے اور مقام کا عرض جنوب مساوی عرض شمالی مکہ ہوتو............

قاعدہ (۲): اگر فصل طول ۱۸۰ درے اور عرض اصلا نہ ہو یا شمالی ہو مطلقاً یا جنوبی ۲۵۔۲۱ سے کم تو......

قاعدہ (۳) اگر فصل صفر ہو اور عرض اصلا نہ ہو یا جنوبی ہو مطلقا یا شمالی ۲۵۔۱۲ سے کم تو............

قاعدہ (۴) اگر فصل طول ۹۰ درجے ہو شرقی یا غربی اور عرض اصلا نہ ہوتو......

قاعدہ (۵) اگر فصل شرقی خواہ غربی کم یا بیشی ہو اور عرض معدوم تو......

قاعدہ (۶) اگر فصل طول ۹۰ درجہ شرقی یا غربی اروعرضی جنوبی ہو خواہ شمالی عرض مکہ معظمہ سے کم یا برابر یا زائد تو............

قاعدہ (۷) اگر عرض موقع عرض البلد سے مساوی ہو اور فصل طول شرقی خواہ غربی کم ہوتو عرض البلد شمالی اور بیش تو جنوبی ان چاروں............

قاعدہ (۸) اگر عرض موقع کم اور تمام عرض البلد کے مساوی ہوں اور فصل طول شرقی یا غربی کم ہے تو عرض جنوبی اور زائد تو عرض شمالی تو ان چاروں............

قاعدہ (۹) اگر فصل طول شرقی خواہ غربی کم اور عرض شمالی کم ہے یا زائد تو ان آٹھوں......

قاعدہ (۱۰) اگر فصل طول شرقی خواہ غربی کم اور عرض جنوبی یا فصل بیش اور عرض شمالی اور بہر حال عرض البلد مساوی تمام عرض موقع نہیں بلکہ کم یا زائد ہے تو ان آٹھوں......

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ میں مندرجہ بالا قاعدوں کا تفصیلی بیان اور ان پر

براہین ہندسیہ قائم فرمانے کے ساتھ ساتھ تفریعات بھی درج فرمایا ہے طوالت کے خوف سے ہم اس کے اجمالی بیان پر ہی اکتفا کر رہے ہیں۔

وہ مقررات جن پر مسئلہ دائرہ کے حل کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

اکسفورڈ اسکول اٹلس میں شمالی امریکہ کے شہر ہوسٹن کا عرض البلد ۴۹۔۲۹ شمالی طول البلد ۲۰۔۹۵ غربی درج ہے۔اور وینی پگ (wini peg) کا عرض البلد ۵۲ درجہ شمالی اور طول البلد ۹۷ درجہ غربی لکھا ہے۔اور مکہ مکرمہ کا عرض البلد ۲۵۔۲۱ شمالی اور طول البلد ۵۴۔۳۹ شرقی درج ہے۔

ویسے کتب ہیئت وغیرہ میں مکہ معظمہ کا طول البلد ۱۰۔۴۰ مذکور ہے۔دونوں میں صرف ۵۶ دقیقے کا فرق ہے جو بہت معمولی فرق ہے۔آنے والے حسابی سطور میں مکہ معظمہ کا طول البلد ۱۰۔۴۰ درج کرتے ہوئے ہم حساب پیش کریں گے۔اور امریکہ کے شہر ہوسٹن اور وینی پگ (WINI PEG) کی سمت قبلہ متعین کریں گے۔

غور وفکر کے بعد پتہ چلتا ہے کہ مسئلہ دائرہ کا تعلق امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے بیان کردہ دس قاعدوں میں سے دسویں قاعدہ سے ہے۔اس لئے ذیل میں پہلے ہم اس قاعدہ کو پورے طور پر بیان کرکے اس کی توضیح وتشریح کریں گے۔پھر مسئلہ دائرہ کا حل پیش کریں گے۔

قاعدہ (۱۰): اگر فصل طول شرقی خواہ غربی کم اور عرض جنوبی ہے۔یا فصل بیش اور عرض شمالی اور بہر حال عرض البلد مساوی تمام عرض موقع نہیں، بلکہ کم یا زائد ہے تو ان آٹھوں صورتوں میں عرض البلد اور عرض موقع کو جمع کریں اب محفوظ منفی جیب مجموعی العرضین فللل انحراف از نقطہ شمال بنقطہ اعتدال یہ انحراف ہمیشہ شمالی ہوگا، فصل طول شرقی ہے تو نقطۂ مغرب اور غربی ہے تو نقطہ مشرق سے۔

قاعدہ میں مذکورہ تین نئے اصطلاحی الفاظ کی توضیح:

جیب: چیمبس وغیرہ کے جداول ریاضیہ میں علم مثلث کی اصطلاح سائن Sine کو سائن ٹینج TANG کو ٹینج COTING وغیرہ درج ہیں۔جیب ان ہی اصطلاحوں میں سائن SINE کو کہتے ہیں۔

محفوظ:۔عرض موقع کے جیب التمام(COSINE)اور فصل طول کے ظلل(TANG) کے مجموعہ کو محفوظ کہتے ہیں۔یعنی عرض موقع کے جیب التمام فصل طول کا ظلل محفوظ۔

عرض موقع فصل طول کے جیب التمام(COSINE) میں ۱۰٫۰۶۴۵۷۷ یعنی عرض مکہ کا کوٹینج (COTANG) جمع کیجئے اور حاصل جمع کو ظلل التمام مان کر یعنی COTANG سمجھ کر درجہ دقیقہ حاصل کیجئے، یہی درجہ دقیقہ عرض موقع ہے۔(نوٹ: جیب، جیب التمام ظل وظل التمام وغیرہ چمبیرس کے جداول ریاضیہ سے اخذ کریں۔)

تمام عرض موقع عرض موقع کی مقدار کو ۹۰ سے تفریق کرنے پر جو باقی رہے۔وہ تمام عرض موقع ہے مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق حساب کرنے پر معلوم ہوا کہ ہوسٹن کا عرض موقع ۴۹۔۲۸ اس تمام عرض موقع ۱۱۔۶۱ ہے جب کہ اٹلس سے معلوم ہے کہ ہوسٹن کا عرض البلد ۴۹۔۲۹ اور تمام عرض البلد ۱۱۔۶۰ ہے یہاں عرض البلد تمام عرض موقع کے مساوی نہیں ہے۔حساب کی ساخت جاننے کے لئے پہلے فصل طول معلوم کرنے کا قاعدہ ملاحظہ فرمائیں۔

فصل طول معلوم کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر دونوں بلاد مکہ معظمہ اور مطلوب (سمت شہر) گرینچ سے باعتبار شرق وغرب متحد ہیں تو دونوں کے طول کا تفاوت لیں اور اگر مختلف الجہت ہوں تو جمع کریں یہاں کہ معظمہ شرقی اور ہوسٹن غربی ہے اس لئے فصل طول معلوم کرنے کے لئے دونوں بلاد کا طول جمع کیا گیا جو ۳۰۔۳۵ ہوا۔بعد تنقیح ۴۴ درجہ ۳۰ دقیقہ اس کا کوئی سائن COSINE ۹٫۸۵۳۲۴۲۱ + ۱۰٫۴۰۶۴۵۷۷ + ۲۰٫۲۵۹۶۹۹۸۔اس کا جدول کوٹینج (COTANG) میں درجہ دقیقہ لیا تو معلوم ہوا کہ ۴۹۔۲۸ ہے یہی اور ۱۱۔۶۱ تمام عرض موقع ہوا۔

اب اصل قاعدہ کے مطابق عمل کر کے سمت قبلہ معلوم کیا جاتا ہے۔

عرض موقع: ۴۹۔۲۸

عرض البلد: ۴۹۔۲۹

مجموع العرضین: ۲۸۔۵۸

اس کا جیب: ۹٫۹۳۱۳۸۳۵

جیب التمام COSINE عرض موقع ۴۹ ۔۲۸= ۹۴۲۵۸٦٦ TANG فصل طول

۳۰۔۴۴=۹٫۹۹۲۴۱۹۷ جیب SINE مجموع العرضین کو تفریق کیا ۹٫۸۹۳۵۰۰۶۳ محفوظ

۹٫۹۳۱۳۸۳۵

۱۰٫۰۰۳٦۲۲۸ مجموع العرضین کا جیب

اس کو ٹینج مان کر اس کا درجہ دقیقہ حاصل کیا۔۱۴۔۴۵ انحراف از نقطہ شمالی بر مشرق پس انحراف از نقطہ شرق بہ شمال ۴٦۔۴۴ ہوا۔

WINNI PEG

وینی پگ کا عرض البلد شمالی ۵۲ درجہ اور تمام عرض البلد ۲۸ درجہ ہے اور طول البلد غربی ۹۷ درجہ ہے اس لئے ۹۷+۱۰-۴۰=۱۰-۱۳۷-بعد تنقیح ۵۰-۴۳ درجہ فصل طول ہوا۔ اس لئے فصل طول کا کوسائن ۹٫۸۵۸۱۵۰۵ ہوا۔

اس کا جدول کو ٹینج میں درجہ دقیقہ لیا تو =۳۲-۲۸ یہاں کا عرض موقع یہی ہے اور تمام عرض موقع ۲۸-٦۱ ہے۔

عرض موقع ۳۲-۲۸ کا کوسائن	=۹٫۴۳۷٦۱۲
فصل طول ۵۰-۴۳ کا ٹینج	=۹٫۹۸۲۳۰۸۷× محفوظ
جیب مجموع العرضین کو تفریق کیا	۱۹٫۹۲٦۰٦۹۹
	۹٫۹۹۴۰۴۴۹
	۹٫۹۳۲۰۲۵۰

عرض موقع	=	۲۸-۳۲
عرض البلد	=	۵۲-۰۰
مجموع العرضین	=	۸۰-۳۲

اس کا جیب = ۹٫۹۹۴۰۴۴۹

اس باقی کو نتیجہ مان کر اس کا درجہ دقیقہ حاصل کیا۔ ۳۲۔۴۰ ہوا=انحراف از نقطہ شمالی بہ مشرق ۴۹-۲۸، انصراف از نقطۂ مشرق بہ شمالی۔

دوسرا قاعدہ عملی اور حسی:

(۱) درمیانی سائز کا گلوب حاصل کر کے اسٹینڈ (STAND) سے علاحدہ کرلیں گردش ایام کے مدار جیسے خط استواء کہتے ہیں۔ اس کے وضع کی طرف مطلقا دھیان نہ دیں صرف اس کا خیال رہے کہ قطب شمالی اور جنوبی اپنی جہت پر رہے۔ اس گلوب کو اس طرح سطح مثنوی پر رکھیں کہ ہوسٹن ٹھیک اس کے اوپر رہے۔

(۲) اب اس کلوب کے ٹھیک وسط یعنی کمتر میں ایک رنگین دھاگہ اس طرح چسپاں کریں کہ گلوب اوپر نیچے دو برابر حصوں میں منقسم ہوجائے یہ دھاگہ خط استواء کو دو جگہ کاٹے اگ پورب جانب کے نقطۂ تقاطع کو وہاں کا نقطۂ مشرق اور پچھم جناب کے نقطہ تقاطع کو نقطہ مغرب کہیں گے۔ یہ دھاگہ ہوسٹن کا ائرہ افق ہوگا۔

(۳) پھر دوسرا دھاگہ مقام ہوسٹن پر سے گزارتے ہوئے اتر دکھن لپیٹ دیں یہ دھاگہ افق والے دھاگہ کو دو جگہ زاویہ قائمہ پر کاٹے گا اتر جانب کے نقطۂ تقاطع کو نقطۂ شمال اور دکھنی جانب کے نقطہ تقاطع کو نقطۂ جنوب کہیں گے۔ اس دھاگہ کے ذریعہ گلوب کے دو برابر حصے پورب اور پچھم ہوجائیں گے یہ دھاگہ ہوسٹن کا دائرہ نصف النہار ہوگا۔

(۴) پھر تیسرا دھاگہ گلوب پر اس طرح چسپاں کریں کہ وہ مقام ہوسٹن اور نقطۂ مشرق ومغرب ہوکر گزرے اس دھاگہ سے گلوب کے دو برابر حصے اتر اور دکھن ہوجائیں گے اس دھاگہ کو ہوسٹن کا اول السموت کہیں گے۔ پہلا دھاگہ گلوب کو دو برابر حصے فوقانی اور تحتانی میں تقسیم کرے گا۔ دوسرا دھاگہ دو برابر حصے غربی اور شرقی میں اور تیسرا دھاگہ دو برابر حصے شمالی اور جنوبی میں کرے گا۔

اب پوری احتیاط کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں کہ گلوب میں مکہ معظمہ غربی حصہ میں ہے یا شرقی

جہت اس طرح یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ جنوبی حصہ میں ہے یا شمالی؟ اس طرح آپ کو محسوس اور مشاہدہ ہو جائے گا کہ سمت قبلہ کس جہت کو ہے؟ اگر چاہیں تو ایک چھوٹا دھاگہ مقام ہوسٹن سے مقام مکہ معظمہ ہو کر گزار دیں۔ اس دھاگہ کو دائرۃ الارتفاع، کہیں گے اب غور کریں گے تو اس طرح دائرۃ الارتفاع اور اول السموات کے باہم تقاطع سے مقام ہوسٹن کے پاس ایک زاویہ بنے گا یہی زاویہ قدرے انحراف ہوگا یہ دائرۃ الاتفاع اگر مسائل بہ شمال تو انحراف شمالی اگر مائل بہ جنوب ہے تو انحراف جنوبی ہوگا۔

پہلا دھاگہ جو ہوسٹن کے افق کی نمائندگی کرے گا وہ خط اسواء کو پورب جانب طول البلد غربی کے ۲۰۔۵ ڈگری پر تقاطع کرے گا۔ یہ وہاں کا نقطۂ مشرق ہوگا اور پچھم جانب طول البلد غربی سے آگے نکل کر طول البلد شرقی میں پہنچ جائے گا اور ۴۰۔۴۷ ڈگری پر قطع کرے گا یہ نقطہ وہاں کا نقطۂ مغرب ہوگا۔ اتر جانب قطب شمالی سے ۴۹۔۲۹ ڈگری سے نیچے اور قطب جنوبی میں اتنی ہی اوپر سے گزرے گا اس دھاگہ سے گلوب کے دو برابر حصے فوقانی وتحتانی حاصل ہوں گے اوپر جانب سے ۲۰۔۵ طول البلد غربی سے لے کر ۴۰۔۴۷ طول البلد شرقی تک فوقانی اور اس کے بالمقابل حصہ تحتانی ہوگا۔ مکہ معظمہ کا طول چوں کہ ۱۰۔۴۰ شرقی ہے، اس لئے یہ بلد شریف تحتانی حصہ مین واقع ہوگا۔

(۲) دوسرا دھاگہ جو نصف النہار کی نمائندگی کرتا ہے وہ خط استواء کے اوپر جانب ۲۰۔۹۵ طول البلد غربی پر کاٹتے ہوئے اتر اور دکھن جانب چلے گا اور پھر طول البلد شرقی کے ۴۰۔۴۷ پر خط استواء کو کاٹے گا اتر اور دکھن میں قطبین پر سے گزرے گا۔ اس دھاگہ کے ذریعہ گلوب کے دو برابر حصے شرقی اور غربی ہو جائیں گے۔

گرینج سے ۲۰۔۹۵ ڈگری طول البلد غربی اور ۴۰۔۸۴ طول البلد شرقی کا مجموعہ ۱۸۰ ر شرقی حصہ ہوگا اور دوسری جانب غربی حصہ ہوگا۔ مکہ معظمہ کا طول چونکہ ۱۰۔۴۰ شرقی ہے اس لئے وہ حصہ شرق میں ہوگا۔

(۳) تیسرا دھاگہ جو اول السموات کی نمائندگی کرتا ہے وہ ہوسٹن کے سمت الراس اور نقطۂ

مشرق ومغرب ہوکر گزرتا ہے اس لئے وہ ہوسٹن کو سمت الراس اور سمت القدم پر خط استواء سے بقدر عرض البلد ۴۹-۲۹ کی دوری سے گزرے گا یہ دوری سمت الراس کی جانب خط استواء سے بجانب شمال اور سمت القدم میں بجانب جنوب ہوگی۔ ہوسٹن کے پورب وپچھم اس کی دوری کی رفتہ رفتہ گھٹتی جائے گی تا آنکہ پورب طرف نقطۂ مشرق اور پچھم طرف نقطۂ مغرب میں آکر خط استواء کو کٹتے ہوئے پھر رفتہ رفتہ خط استواء سے دوری بڑھنے لگے گی۔ اس دھاگہ کی وجہ سے گلوب کے دو برابر حصے شمالی اور جنوبی حاصل ہوں گے۔ اول السموات ہوسٹن کے پورب جانب ۲۰-۵ ڈگری طول غربی پر خط استواء کو کاٹتے ہوئے جانب جنوب میں کل جاتا ہے، اور مکہ معظمہ کا طول چوں کہ ۱۰-۴۰ شرقی ہے یعنی اس نقطۂ تقاطع سے تقریباً ۴۵ ڈگری پورب رہ جاتی ہے۔ اور اول السمت وہاں تک نہیں پہنچ پاتا بلکہ مکہ معظمہ شمالی حصہ میں رہ جاتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ ہوسٹن سے شمالی حصہ میں واقعہ ہے۔

خلاصۂ کلام:۔ علم ہیئت وریاضی کے اصول نیز حسی وعملی قاعدوں کی روشنی میں ثابت ہوا کہ شمالی امریکہ کا قبلہ شمال مشرق ہے اور اس کے شہر ہوسٹن کی سمت قبلہ نقطۂ شمال سے مشرق کی جانب ۱۴-۴۵ انحراف ہے۔ بلفظ دیگر نقطۂ مشرق سے شمال کی طرف انصراف۔

افادات:۔ علامہ خواجہ مظفر حسین پورنوی

از: آل مصطفیٰ مصباحی کٹیہاری

ماہنامہ اشرفیہ، جون، جولائی، ۱۹۹۷ء، اگست ۱۹۹۷ء

